السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقہ میں بعض رواج ایسے ہیں جوکہ ہندوانہ رسومات کے مشابہ ہوتے ہیں کہ مرنے والے کے لواحقین میت کے دفنانے کے بعد ایک رجسٹر رکھ دیتے ہیں اور تعزیت (عرف دعائ) کے لیے لوگ آتے ہیں۔ اپنی طاقت کے مطابق سوگوار کو پیسے دے کر رجسٹر پر درج کرادیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور سوگوار کے پاس ہر آنے والا اسی طرح کرتا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ نیز ہاتھ اٹھا کر بار بار دعا کرنا مسنون ہے یا نہیں؟ (ایک سائل۔ تحصیل ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب تعزیت کا رکھنا پھر دستخط کنندگان کا حسب استطاعت سوگواران کی اس موقع پر بالخصوص مالی معاونت کرنا شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ حدیث میں ہے:

’مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ، فَهُوَرَدٌّ‘ (صحیح البخاری،بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ، رقم:۲۶۹۷)

’’یعنی جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے۔‘‘

نیز اس موقع پر جلسۂ دعائیہ کا قیام بھی اسی زمرہ میں داخل ہے۔ اس وقت میت کے لیے انفرادی دعا چاہے ہاتھ اٹھا کر ہو مشروع ہے۔ لیکن اجتماعی دعا بہئیتِ مخصوصہ کے ساتھ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:182

محدث فتویٰ